سعدیہ بانو نورین

ناول خفیف مخفی کی خواب بیتی میں ماورائے عمومی (پیرانارمل) خوف کی مختلف صورتوں کا مطالعہ

(An analysis of different manifestation of paranormal fear in novel *khafeef makhfi ki khwab Beeti*)

ABSTRACT

KHAFEEF MAKHFI ki khwab Beeti is a novel by Mirza Athar Baig whose central theme is parapsychology. The narrative is based on the compilation of diary-like accounts describing extraordinary and paranormal incidents experienced by the characters of the novel. This article focuses on the phenomenon of fear, which is widely prevalent in society. It examines various manifestations of paranormal fear in human beings, particularly fear arising from supernatural experiences, fear associated with paranormal events, fear of magic and sorcery, fear generated by coincidences, and fear resulting from hearing or reading accounts of paranormal occurrences. The study presents a critical analysis of these forms of fear and explores their psychological and social dimensions as depicted in the novel.

Keywords:Khafeef makhfi ki khwab Beeti,Mirza Athar baig, parapsychology, paranormal fear, supernatural ,magic, paranormal event.

خوف کا ہر انسان میں پایا جانا فطری اور لازمی امر ہے۔ دوسرے بنیادی جذبات جیسے محبت، نفرت اور غصے کی طرح خوف بھی ایک آفاقی جذبہ ہے جس کا تجربہ ہر ذی شعور کو ہوتا ہے۔ خوف وہ احساس ہے جو اس وقت پیدا ہوتا ہے جب دماغ میں دفاعی نظام فعال ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں خوف جسمانی اور جذباتی بے چینی کا نام ہے جو کسی جانی

پہچانی یا انجانی شے کے بارے میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ انسانی جبلت کا حصہ ہے جو کسی بھی خطرے کی موجودگی یا نقصان خواہ وہ جسمانی ہو یا نفسیاتی اس سے آگاہ کرتا ہے۔

اگرچہ کچھ خوف انسان کی پیدائش کے ساتھ ہی ایک قدرتی جذبے کے طور پر انسان میں موجود ہوتے ہے لیکن انسانوں میں موجود تمام خوف جبلی نہیں ہوتے بلکہ ہر آدمی کے ساتھ اس کی اپنی زندگی میں کسی ذاتی تجربے کی بنیاد پر وجود میں آتے ہیں۔ ہر انسان کے تجربات اور معلومات مختلف ہو سکتی ہیں اور ان میں وقت کے ساتھ ساتھ کمی اور اضافہ بھی ہوتا ہے۔

H.P.Lovecraft (۱۸۹۰ء۔۱۹۳۷ء) خوف کو سب سے قدیم اور طاقتور جذبہ قرار دیتے ہیں۔۔ جو بنی نوع انسان کی آفرینش کے ساتھ ہی وجود میں آیا۔ وہ اپنے مقالے میں لکھتے ہیں کہ

> "The oldest and strongest emotion of mankind is fear and the oldest and strongest kind of fear is the fear of the unknown."[۱]

یعنی انسان میں پیدائشی طور پر کچھ فطری خوف تو موجود ہوتے ہیں لیکن اس نے گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ اپنے آس پاس اور اپنے ماحول کے زیر اثر بھی خوف زدہ ہونا سیکھا جس میں سب سے مضبوط اور قدیم قسم کا خوف نامعلوم کا خوف ہے۔

پیرانارمل یا ماورائے عمومی خوف موجودہ دور کا سب سے زیادہ پایا جانے والا خوف ہے۔ اس کا تعلق کسی ایک (Paranormal) معاشرے یا کسی ایک ثقافت سے نہیں بلکہ یہ ہر معاشرے اور ثقافت میں پایا جاتا ہے۔ ہر وہ چیز، کام اور سوچ جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہو ماورائے عمومی یا پیرانارمل سرگرمی کہلاتی ہے۔۔

پیرانارمل خوف ایسی طاقتوں یا ایسی قوتوں کا خوف ہے جن کی حقیقی صورتیں تو بظاہر ہمارے سامنے موجود نہیں ہوتیں لیکن ان کا خوف لوگوں کے دلوں میں موجود ہے۔ پیرانارمل خوف میں جنوں، بھوتوں، چڑیلوں، ڈائنوں نیز ہر قسم کے غیر معمولی واقعات اور غیر مرئی مخلوقات کا خوف شامل ہے۔

Oxford Advanced Learner Dictionary کے مطابق پیرانارمل سے مراد وہ پراسرار قوتیں ہیں جن کی کوئی عقلی توجیہ نہ پیش کی جاسکتی ہو اور جو سائنس کے قوانین کی خلاف ورزی کریں۔اس کے مترادفات کے طور پر مافوق الفطرت کے معنی درج ہیں۔

> "They Cannot be explained by science or reason and that seems to involve mysterious forces."۲

Oxford References کے مطابق Paranormal کا لفظ یونانی Para اور انگریزی Normal سے بنا ہے۔Para پیرا کا مطلب اس سے آگے یا اوپر کے ہیں جبکہ Normal نارمل کا مطلب معمول یا فطری کے ہیں یعنی معمول سے آگے کی چیز یا فطرت سے آگے کی چیز۔ ہمارے آس پاس کی دنیا کو سائنس یا منطقی انداز میں بیان کرنے کی قابل ہے جب کہ پیرانارمل یا ماورائے عمومی دنیا کی جانچ پڑتال اب تک سائنس نہیں کر سکتی لیکن اس میں نارمل سے مراد یہی ہے کہ ہو سکتا ہے کہ سائنس مستقبل میں اس کو بیان کرنے کے قابل ہو جائے۔

> "Beyond the normal: supernatural are inexplicable by the law of science are reason. Also called psychic are psychical. (from Greek Para beside or beyond + English normal from Latin normalize conforming to carpenters squares or rules."۳

عمومی خوف کا تعلق براہ راست تجربے سے ہوتا ہے جب کہ پیرانارمل خوف کے لیے ضروری نہیں کہ اس میں آپ کا براہ راست تجربہ بھی شامل ہو۔ پیرانارمل خوف میں وجوہات کی تشریح کے ساتھ ساتھ ثقافتی طور پر چلنے والے ادراکات اور عقائد میں حسی یا علمی تعصبات بھی شامل ہوتے ہیں۔

ناول خفیف ـــــ مخفی کی خواب ـــــ بیتی بھیـــانک ماورائے عـــمومی(paranormal)واقعات پر مبنی یادداشتیں مرزا اطہر بیگ کا چوتھا ناول ہے جو ۲۰۲۲ء میں شائع ہوا۔ مرزا اطہر بیگ عہد حاضر کے ناول نگار، ڈرامہ نگار اور افسانہ نویس ہے۔ علمی وادبی حلقوں میں ان کی تحریریں منفرد اسلوب، نئی تکنیکوں اور زندگی کی بنیادی مسائل کے ساتھ ساتھ فلسفیانہ مضامین کے سبب پہچان کا باعث بنی۔

اس ناول کا بنیادی موضوع پیرانارمل سائیکالوجی یعنی دنیا میں ہونے والے غیر معمولی واقعات ہے۔ ناول کا لوکیل پوٹھوہار اور اس کا زمانہ اکیسویں صدی ہے۔ اس ناول کی کہانی مرکزی کردار خفیف مخفی جس کا اصل نام سلطان زمان ہے اس کے گرد گھومتی ہے۔

سلطان زمان ایک پیرا سائیکالوجسٹ ہے۔ جو اپنی پوری زندگی جن، بھوتوں اور پیرانارمل واقعات پر سائنسی انداز میں تحقیق کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ناول میں آخر تک خفیف مخفی اپنے اسسٹنٹ محکم دین کی مدد سے اپنی یاداشتیں مرتب کرنے کی ناکام کوشش کرتا ہے۔ اس ناول کی کہانی انہی یادداشتوں کو لکھنے کے دوران پیش آنے والے واقعات اور پیرانارمل یاداشتی حوالوں پر مبنی ہے۔

ذیل میں ناول میں موجود پیرانارمل خوف کی مختلف صورتوں کا مطالعہ کیا جائے گا۔

ا۔ اساطیری خوف:

موجودہ دور میں انسانی معاشروں اور ثقافتوں نے ترقی کر لی ہے لیکن اساطیر پر یقین کرنے والے کم نہیں۔ اساطیر نسل در نسل چلنے والی پُرکھوں کی کہانیوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ جن کی صداقت اور ابتدا کے بارے میں تو کسی کو معلوم نہیں ہوتا لیکن معاشرے میں ان قصوں کو قبول عام حاصل ہوتا ہے۔

مجاہد جتوئی اساطیر کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :

"اسطورۃ آباؤ اجداد کی طرف سے چلی آرہی ایسی افسانوی داستان کو کہا جاتا ہے جن کو ایک تاریخ کے طور پر تسلیم کر لیا گیا ہو۔ اور اس کے سچ ہونے کا تاثر معاشرے میں پایا جاتا ہو۔"(۴)

اساطیر چوں کہ انسانی سوچ اور عقائد کو متاثر کرتی ہے اور ہمارے معاشرے میں رچ بس گئی ہے۔ اس لیے معاشرے میں پھیلی ہوئی اساطیر کے پس پشت منطق سے لاعلم ہونے کے باوجود بھی لوگ اس پر یقین کرتے ہیں اور اس سے خائف رہتے ہیں۔

اس ناول کا مرکزی کردار خفیف مخفی ہر قسم کے ماورائے عمومی مظاہر اور اساطیر پر یقین رکھتا ہے۔ماورائے عمومی واقعات میں دلچسپی ہونے کے باعث وہ جہاں کہیں بھی کوئی ماورائے عمومی واقعہ سنتا ہے تو اس کی تحقیقات کرتا ہے۔

خفیف مخفی اس معاشرے کا حصہ ہونے کے ساتھ ساتھ چوں کہ ماورائے عمومی محقق بھی ہے اس لیے وہ آج کے دور کے بہت سے لوگوں کی طرح سیاروں کے چال کی قسمت پر اثر انداز ہونے پر یقین رکھتا ہے۔اس وجہ سے وہ فوراً محکم دین(اسسٹنٹ) کے بستے کو عرصہ دراز تک استعمال کرنے اور اس کو تلف نہ کرنے پر اس جانور پر سیارہ زحل کے اثرات کا قائل ہوتا ہے۔اس جانور کے چمڑے کے اتنے لمبے عرصے تک استعمال کو اس کے "کرم" سے جوڑتا ہے۔ ہندی ماہرین نجوم سیارہ زحل کو"کرم کارک"یعنی مکافات عمل کا علمبردار بھی مانتے ہیں۔(۵)یعنی جس جاندار کے جیسے اعمال ہوں گے اس کو جزا یا سزا بھی اس کے اعمال کے مطابق ملے گی۔اگر اچھے اعمال ہوں گے تو اس سیارے کے اثرات اچھے ہوں گے۔اگر برے اعمال ہوں گے تو سزا بھگتنا پڑے گی۔اسی اساطیری نظریے کے تحت خفیف مخفی کہتا ہے کہ " پتہ نہیں کیسا بدنصیب جانور تھا جس کی خطا معاف ہونے میں ہی نہیں آرہی۔"(۶)ایک اور جگہ وہ اس جانور کے بارے میں کہتا ہے یہ جانور اس وقت شاید سیارہ زحل کے شدید زیر اثر تھا جس کے اثرات سالہا سال تک زائل نہیں ہوئے ۔حالاں کہ دیکھا جائے تو سیاروں کی چال کا زندگی پر اثر انداز ہونا قدیم اساطیر کا حصہ ہے۔یہ یونان اور رومی تہذیب کا حصہ تھا۔

> "اس کے باوجود میں محکم کی توجہ ایک دوسری امکان کی طرف دلانے کی کوشش کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اغلباً جس حیوان نے بھی اس بیگ کی تعمیر و تشکیل میں اپنا چمڑا contribute کیا وہ کواکب میں نحسِ اکبر موزیِ زماں سیارہ زحل کے زیر اثر تھا۔"(۷)

نحوست کا تصور بھی ہماری اساطیری روایت کا حصہ ہے۔سیارہ زحل کو"نحس اکبر"کہا جاتا ہے۔اس کو زیادہ تر نحوست اور نقصان کا باعث قرار دیا جاتا ہے۔عموماً لوگ کسی بھی کام میں خرابے کے بعد سیارہ زحل کے اثرات میں ہونے کا ذکر کرتے ہیں۔ہمارے معاشرے میں کسی انسان،چیز اور وقت کی نحوست کا چلن قدیم دور سے رہا ہے۔خفیف مخفی اور اس کا اسسٹنٹ محکم دین بھی وہی معاشرتی سوچ رکھتے ہیں۔جو کسی بھی قسم کے اتفاقی واقعے یا ناخوشگوار واقعے کو

کسی چیز کی نحوست سے جوڑ دیتے ہیں۔ خفیف مخفی کا اسسٹنٹ محکم دین وقت کی نحوست کا قائل ہے۔ دو دفعہ ماورائے عمومی یادداشتیں مرتب کرتے وقت اتفاقاً یا ان کی کم عقلی کی وجہ سے ان کا کام متاثر ہو جاتا ہے۔ اس وقت محکم دین اپنی کوتاہی تسلیم کرنے کے بجائے وقت کو اور ماورائے عمومی یادداشتیں مرتب کرنے کے کام کو ہی منحوس قرار دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ:

> "یہ یہ یہ ۔۔۔ کوئی منحوس گھڑی ہے ۔۔۔ یہ کام تیرا منحوس ہے۔ جب شروع کرنے لگتا ہے ۔ کچھ ستیاناس ہو جاتا ہے۔ منحوس ہے ۔۔۔ اب یہ دیکھ کیا ہو گیا تیرے ساتھ ۔۔۔ دعا کر یہ منحوس گھڑی گزر جائے ۔۔ یہ کام شروع ہو جائے۔"(۸)

خفیف مخفی کے ذہن میں سیارہ زحل کی نحوست کی اتنی گہری چھاپ ہے کہ وہ جب خواب میں بھی خود کو اپنی اہلیہ ثریا بیگم کے ساتھ سیارہ زحل کے "منحوس" مدار میں داخل ہوتا ہے تو تب اس کی اور اس کی بیگم ثریا کی راہیں جدا ہوتی ہیں وہ اس بارے میں کہتا ہے کہ:

> "ہم زحل کے منحوس حلقوں کے مدار میں چکر کاٹنے لگتے ہیں چھوٹی بڑی چٹانیں وُش وُش کر پاس سے گزر رہی ہیں۔ پھر اُس کا ہاتھ میرے ہاتھ کی گرفت سے آزاد ہو جاتا ہے اور وہ زحل کی طرف گرنے لگتی ہے ۔۔۔ ثریا ۔۔۔ آآآ۔"(۹)

خواب میں انسان کی ناآسودہ خواہشات اور لاشعور میں چھپی ہوئی خواہشات کا اظہار ہوتا ہے اس لیے خفیف مخفی بھی ویسا ہی خواب میں دیکھتا ہے، جیسے وہ سوچتا ہے۔ اس خواب سے پہلے اسے ثریا بیگم سے اپنی چوتھی علیحدگی کا خیال آتا ہے۔ اس لیے خفیف مخفی ویسا ہی خواب میں دیکھتا ہے جیسے وہ سوچتا ہے کہ شاید اس دفعہ میری قسمت سیارہ زحل کے زیر اثر ہے جو گھر جانے کا کوئی سدباب نہیں بن پا رہا۔ میرا اس وقت منحوس وقت چل رہا ہے جو راضی نامے کا یا زندگی کے معمول پر مثبت رنگ میں ڈھلنے کا کوئی موقع نظر نہیں آ رہا۔ اس لیے خواب میں آسمان کی سیر کے دوران بھی باقی سیارے ان کے تعلقات پر اتنے اثر انداز نہیں ہوتے۔ وہاں بھی سیارہ زحل کے مدار میں داخل ہوتے ساتھ ہی ان دونوں کا ساتھ چھوٹ جاتا ہے۔

اساطیری خوف عام طور پر تخیلاتی یا روایتی داستانوں سے وابستہ ہوتا ہے، جو لوگوں کے درمیان مروج ہوتی ہیں۔ اساطیر کو کسی معاشرے کی نفسیات کہہ سکتے ہیں۔ یہ کسی معاشرے کی تہذیب کا آئینہ دار ہوتی ہیں یعنی اس معاشرے کے لوگ کس قسم کا عقیدہ اور سوچ رکھتے ہیں اس کا اندازہ اس معاشرے میں موجود اساطیر سے لگایا جا سکتا ہے۔ یعنی اساطیر سے یہ بخوبی پتہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس معاشرے کے لوگ کس چیز کو اچھا سمجھتے ہیں، کس کو نحوست سمجھتے ہیں اور کون سی چیز ان کو خائف کرتی ہیں۔

جادو کا خوف:

> ہمارے معاشرے میں خوف کی ایک صورت جادو کی شکل میں پائی جاتی ہے۔ جادو ایک ایسی چیز ہے جس نے انسان کی ابتدا کے بہت جلد بعد ہی جنم لیا۔ مشہور انگلش ڈکشنری کیسل کے مطابق "واقعات پر اثر انداز ہونے یا ان کو قابو کرنے کے لیے مافوق الفطرت قوتوں کے استعمال کرنے کا فن جادو ہے"(۱۰)

جادو ماورائے عمومی مظاہر میں سب سے اہم ترین ہے۔ لوگوں کی سب سے زیادہ تعداد جادو کے اثرات کو مانتی ہے اور اس کے نتائج سے خائف بھی رہتے ہیں۔ جادو میں بھی کالا جادو سب سے اہم ہے۔ وہ اس لیے کہ کالے جادو کا تعلق شیطانی قوتوں سے ہے۔ اس میں جادو گر شیطانی قوتوں کے ذریعے ایسے غیر فطری واقعات کو رونما کرتے ہیں جس کے پیچھے کوئی صحیح اور اچھا مقصد پنہاں نہیں ہوتا۔ کالے جادو کے ذریعے انسان کی ان منفی خواہشات کو پورا کیا جاتا ہے جو شاید فطری طور پر اس طرح متوقع نہ ہو۔

کالے جادو کا خوف معاشرے میں اس قدر موجود ہے کہ لوگ اگر یہ جان بھی لیتے ہیں کہ یہ شخص کالا جادو کروا کر لوگوں کی زندگی تباہ کرتا ہے تب وہ خوف کے وجہ سے ان کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کرتے کہ کہیں وہ بھی ان کی عتاب کا شکار نہ بن جائیں۔ اس ناول میں بھی لوگوں کی اس رویے کا ذکر ہے۔ جیسا کہ کڑل ککڑی کے رہائشی اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ چھلا کا خاندان جادو گر ہے۔ وہ لوگوں سے راشن اور دیگر مراعات لے کر ان کے لیے جادو کے ذریعے غیر قانونی و غیر اخلاقی کام کرتے ہے جو دوسروں کے لیے نقصان دہ ہے لیکن کوئی بھی ان کو گاؤں بدر کرنے کا

نہیں سوچتا اور اگر کوئی ایسا ارادہ کر بھی لیتا ہے تو ایک شخص بھی اس کی حمایت نہیں کرتا کیوں ہر شخص اپنے انجام سے خوف زدہ ہوتا ہے کہ کہیں وہ ان کے کالے جادو کا شکار نہ ہو جائے۔ جیسے:

> "گاؤں کے بزرگ بتاتے ہیں کہ دراصل اس کے پیچھے کالے جادو اور آسیبی قوتوں کا خوف کار فرما تھا۔ کوئی بھی شخص ان جادو گروں کی دشمنی مول نہیں لینا چاہتا تھا۔ کیوں کہ وہ دیکھ چکے تھے یا سن چکے تھے کہ جس کسی نے بھی ان مصلّیوں سے متھا لگایا اس کے ساتھ بہت بری ہوئی۔"(۱۱)

کالے علم کا خوف لوگوں میں اس قدر شدید ہے کہ کالا علم جاننے والے تو کجا ان کے ملنے والوں سے بھی لوگ خائف رہتے ہیں۔ ناول کا کردار محکم دین کچھ دنوں مندری تھیوا کے خاندان کے ساتھ رہ کر آتا ہے۔ کرٹل لکڑی سے واپسی پر خفیف مخفی اور محکم دین میں کسی بات پر اَن بن ہوتی ہے جس کی وجہ سے محکم دین احتجاجی طور پر گاڑی سے اتر جاتا ہے۔ وہ جاتے جاتے کچھ عجیب قسم کے جادوئی اشارے کرتا ہے جس سے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے اس نے کوئی جادو کر دیا ہو۔ ڈرائیور اکرم محکم دین کے ان اشاروں سے خوف زدہ ہوتا ہے کہ کہیں واقعی اس کے ساتھ کچھ برا نہ ہو جائے۔ اس کے ذہن میں کالے جادو کے انتہائی ضرر رساں امکانات موجود ہیں۔ اس لیے وہ صرف اشاروں سے بھی خائف ہوتا ہے اور سوچتا ہے کہ ہو سکتا ہے مندری نے ان کو جادو سکھایا ہو۔ حالاں کہ ان پر یہ عقدہ بھی کھلا ہے کہ مندری تھیوا صرف نظر بندی کرتے ہیں۔ کوئی ایسا جادو نہیں کرتے جو لوگوں کو نقصان پہنچائے۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ کالا جادو کچھ دنوں میں نہیں سیکھا جا سکتا۔ اس کے لیے مختلف مراحل سے گزرنا پڑتا ہے، ریاضتیں کرنی پڑتی ہیں۔ لیکن پھر بھی جب وہ خفیف مخفی سے محکم دین کے اشاروں کے بارے میں سوال کرتا ہے تو تب اس کی آواز میں خوف کا عنصر نمایاں ہوتا ہے۔

کالے جادو کا چلن عام ہونے کی وجہ سے ہر کامیاب شخص کو اپنے حریف کی طرف سے کالا جادو کرنے کا خوف رہتا ہے۔ اس کے ساتھ کوئی بھی اتفاقات شروع ہوتے ہیں تو سب سے پہلے اپنے مد مقابل کو شک کی نگاہ سے دیکھتا ہے کہ کہیں اس نے حسد اور عداوت میں آ کر اس پر جادو نہ کر دیا ہو۔ نجف جبلی کا کرادر اسی سوچ کی عکاسی کرتا ہے کہ جب اس کے مد مقابل ایڈیٹر اس کو خط بھیجتا ہے تو اس میں سے ان کی معمول کی استعمال شدہ خوشبو آتی ہے تو نجف جبلی کوئی بھی دوسرا امکان سوچے بغیر کالا جادو کرنے کا شک کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ:

"میرے خدا۔۔۔ وہی وہی جو مجھے شک ہوا تھا۔ مشک کافور کی بو آرہی ہے۔ سلطان زمان صاحب یہ ٹونا ہے۔ ٹونا۔ اور کاری۔۔۔ مہلک انتہائی۔ کالے جادو کا وار کیا ہے اس شیطان صفت انسان نے۔ اگر یہ چیتھڑا یہاں رہا تو تباہی آئے گی صرف ادارہ "اسرار" پر ہی نہیں ہم بھی نہیں بچیں گے۔ اسے ابھی نظر آتش کریں گے اور راکھ واپس اسے بذریعہ ڈاک بھیجیں گے"(۱۲)

ناول کا ایک کردار ڈاکٹر دلدار قادر یونیورسٹی کا پروفیسر ہے۔ وہ ماورائے عمومی تحقیقات پر سخت تنقید کرتا ہے۔ اس ضمن میں وہ خفیف مخفی کو ہمیشہ دھمکی آمیز خطوط بھیجتا ہے۔ ایک دن خفیف مخفی از راہِ مذاق خط میں ایک نقشہ بھیج دیتا ہے جس کے بعد وہ اتفاقاً چھوٹے چھوٹے حادثات کا شکار ہو جاتا ہے۔ وہ ماورائے عمومی واقعات کا سخت مخالف ہونے کے باوجود بھی اس بات پر یقین کر لیتا ہے کہ خفیف مخفی نے ضرور اس نقشے کے ذریعے کالا جادو کروایا ہے جس کے باعث وہ حادثات کا شکار ہو رہا ہے۔ بالاخر علم و فہم اور واقعات کو علت و معلول کے طور پر سمجھنے کے باوجود بھی ڈاکٹر دلدار معاشرے میں موجود کالے جادو کے خوف سے خود کو آزاد نہیں کر پاتا اور اس جادو کے توڑ کے لیے کسی بابے کے استانے کا رخ کرتا ہے۔

ب۔ محیر العقول مخلوقات کا خوف:

انسانوں میں خوف کی ایک صورت نادیدہ مخلوقات سے پیدا ہونے والا خوف ہے۔ جن، بھوت، پریت کے خوف میں آج کے دور کا انسان ہی نہیں بلکہ حجری دور کا انسان بھی ویسی ہی ان نادیدہ ہستیوں پر یقین رکھتا تھا، ان سے خائف ہوتا تھا، جیسے آج کے ہر معاشرہ خواہ وہ مغرب کے ترقی یافتہ ہیں یا مشرق کا ترقی پذیر یقین رکھتا ہے، اور ان سے خائف ہوتا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ دنیا کے تمام بڑے مذاہب جن بھوتوں کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں اور ان کا انسانی زندگی کو متاثر کرنے کے بھی قائل ہیں۔ معاشروں میں انھی تصورات کی وجہ سے ان ہستیوں کا خوف عام پایا جاتا ہے۔

ناول کے مرکزی کرداد خفیف مخفی (قلمی نام) رکھنے کو وجہ بھی بھوت پریت کا خوف ہے۔ اس کا اصل نام سلطان زمان ہے لیکن وہ جس رسالے میں اپنا مضمون شائع کرنے کا خواہاں ہوتا ہے اس کا ایڈیٹر سابقہ لکھاریوں کی زندگیوں میں بھوت پریت کی براہراست مداخلت کی بنا پر ان کو قلمی نام اختیار کرنے کا مشورہ دیتا ہے تا کہ وہ ہر قسم کی

پریشانی سے قبل از وقت محفوظ رہ سکے۔ محیر القعول مخلوقات کا خوف لوگوں کے دلوں میں اس قدر زیادہ ہے کہ ماورائے عمومی محققین ہونے اور براہ راست تجربہ نہ ہونے کے بوجود بھی خوف کے باعث رازدرانہ انداز میں گفتگو کرتے ہے۔ وہ کہتا ہے:

> "مجھے قلمی نام اختیار کرنے میں کوئی اعتراض نہیں تھا اگر کوئی تھا بھی تو حکیم اللہ وسایا اور پری پیکر آسیبی عورت کی ہوش ربا داستان سننے کے بعد ختم ہو گیا۔ نام رکھنے کا مرحلہ بھی آسانی سے طے پا گیا ۔ میں نے اپنی شاعری کے قلمی نام یعنی تخلص "خفیف "کا ذکر کیا مخفی علوم کا بار بار ذکر تو آہی رہا تھا ۔ بات کرتے کرتے ایک دم "خفیف مخفی" ہم دونوں کے درمیان ٹھہر گیا اور پھر اس کی موزونیت پر میں نے جبلی صاحب کو اور جبلی صاحب نے مجھے مبارک باد دی۔"(۱۳)

ماورائے عمومی ہستیوں کا براہ راست تجربہ لازماً انسان کو خوف زدہ کرتا ہے۔ ناول میں ماورائے عمومی ہستیوں کا خوف ان صورت میں بھی بیان ہوا ہے جس کا سامنا اس ناول کے کرداروں نے براہ راست کیا۔ جیسے ناول میں مولوی رشید کا بیٹا کرامت جن، بھوتوں کو ڈھول کی تاپ پر اپنی آنکھوں سے رقص کرتا ہوا دیکھتا ہے اور اس پر اس قدر خوف طاری ہوتا ہے اس صدمے سے بے ہوش ہونے کے بعد دوبارہ کبھی مکمل طور پر ہوش میں ہی نہیں آتا۔

اس طرح جب خفیف مخفی اور ان کے ساتھیوں کو رتی کھوئی کے مقام پر ایسے صورتحال کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو باظاہر ماورائے عمومی ہستیوں کی دخل اندازی کا پتہ دیتی ہے تو اس وقت خوف کے زیر اثر ہونے کے باعث لاشعوری کام کرتے ہیں۔

خفیف مخفی بیان کرتے ہیں کہ:

> "اور پھر شعور کی کسی ڈانواں ڈول سطح پر ہیولوں اور سائیوں کی بے یقینی یکلخت ختم ہو جاتی ہے اور اس کی جگہ آوازیں لے لیتی ہیں۔ اور میرے خدا۔۔ یہ آوازیں جھینگروں کی زن زناہٹ اور سایوں کی "شاں کرکے" گزرنے کی اوازوں سے بہت مختلف ہیں۔ ان کی سماعت کے بارے میں تو کسی قسم کی کوئی بے یقینی نہیں لیکن ان کی شناخت قرب وجوار میں نامعلوم ماورائے عمومی ہستیوں کی موجودگی کا یقین دلاتی ہیں"(۱۴)

اس سب صورتحال کے دوران خفیف مخفی کے ساتھیوں کے خوف کا عالم یہ ہے کہ وہ چیخ وپکار کے ساتھ باقاعدہ اونچی آواز میں رونے لگتے ہیں اور ساتھ ساتھ اللہ تعالی کا ورد شروع کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ خفیف مخفی بھی شدید خوف میں مبتلا ہے، حالاں کہ اس کا کام ہی ماورائے عمومی مظاہر پر تحقیق کرنا ہے۔ وہ حاکم دین، قربان علی کی طرح باقاعدہ خوف سے چیخ و پکار تو نہیں کرتا لیکن ایک عام انسان کی طرح وہ بھی ان حالات میں شدید خوف پر مکمل قابو نہیں پاتا اور یہ سمجھنے کے باوجود کہ ایسی مخلوقات پر گولی وغیرہ کا اثر نہیں ہوتا وہ خوف کے زیر اثر گولی چلا دیتا ہے اور باقی ساتھیوں کے ساتھ پیچھے کی طرف بھاگ نکلتا ہے۔ یعنی کوئی شخص کتنا ہی بہادر کیوں نہ ہو ماورائے عمومی ہستیوں کی موجودگی کو محسوس کرتے ہی خائف ضرور ہوتا ہے۔

محیر العقول واقعات کا خوف:

محیر العقول واقعات کے خوف سے مراد کسی ماورائی اور غیر معمولی واقعے سے جڑا خوف ہے۔ جب بھی انسان کی زندگی میں کوئی ماورائے عمومی واقعہ جنم لیتا ہے تو فطرتاً اس کے دل میں خوف پیدا ہوتا ہے۔ محیر العقول خوف کا تجربہ ہر شخص کے لیے مختلف ہوتا ہے۔ اس پر اس شخص کے عقائد، ذہانت اور ماحول کے اثرات کا تاثر پایا جاتا ہے۔

خفیف مخفی محیر العقول واقعات پر یقین رکھتا ہے اس لیے اس کے ساتھ کئی قسم کے ماورائے عمومی واقعات رونما ہوتے ہیں جو اس کے خوف اور تحیر کی وجہ بنتے ہیں۔ جیسے خفیف مخفی گول کوٹ کے مقام پر ایسے واقعے سے گزرتا ہے جس کی نوعیت اس کو خوف اور حیرت میں مبتلا کر دیتی ہے۔ وہ ماورائے عمومی محقق ہونے کے ناطے اس بات کا قائل ہے کہ انسان زمان و مکان میں سفر کر سکتا ہے۔ خود وہ گول کوٹ کے مقام پر کچھ وقت کے لیے زمان و مکان کی قید سے آزاد ہو جاتا ہے۔ وہ پر اسرار دروازہ سے کئی سو سال پرانی دنیا میں پہنچ کر کئی عجیب و غریب تجربات سے گزرتا ہے لیکن جیسے ہی اس پر اسرار دنیا میں منظر بدلتا ہے تو وہ گول کوٹ میں اپنی جیپ کے سامنے پارک میں بے ہوشی کے عالم میں موجود ہوتا ہے۔

اس واقعے کے محیر العقول ہونے کی وجہ یہ ہے کہ خفیف مخفی نے یہ منظر کسی خواب میں نہیں دیکھا ہوتا۔ وہ اس امکان پر غور کرتا ہے کہ ہو سکتا ہے اس نے خواب دیکھا ہو اور وہ وہاں سے کہیں گیا ہی نہ ہو۔ لیکن اس امکان کو غلط بیگ میں موجود وہ ڈاک کے ٹکٹ ثابت کرتے ہیں جو اس نے گلوریا گلزار کو خط بھیجنے کے بعد اس میں رکھ لیے تھے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ پوسٹ آفس سے نکلنے کے بعد جب وقت دیکھتا ہے تو سہ پہر کے چار بج کر سولہ منٹ ہوتے ہیں لیکن جب وہ اس کیفیت سے باہر نکلتا ہے تو ابھی چار بجنے میں سولہ منٹ ہوتے ہیں۔ وقت میں پورے ۳۲ منٹ کا فاصلہ موجود ہوتا ہے۔ خواب کے عالم میں یعنی اس واقعات کے دوران بھی اس کے ذہن میں یہ چل رہا ہوتا ہے کہ کہیں یہ واہمہ نہ ہو۔ اس لیے وہ بار بار چٹکی بھی کاٹتا ہے لیکن پھر بھی منظر نہیں بدلتا اور وہ سب صرف حقیقت ثابت ہوتا ہے۔ اس محیر العقول واقعے کے بعد جب خفیف مخفی وقت دیکھتا ہے تو خوف کی حالت میں سوچتا ہے کہ:

> "ایک شخص چار بج کر سولہ منٹ پر ایک گلی میں داخل ہوتا ہے اور وہاں ایک طویل وقت ۔۔۔کیسے وقت ؟۔۔۔ گزار کر۔۔۔ کیسے گزرا۔۔۔؟ بہر حال وہ واپس پہنچتا ہے۔ کہاں واپس ؟تو وقت میں بتیس منٹ پیچھے جا چکا ہے۔ چار بجنے میں سولہ منٹ یا چار بج کر سولہ منٹ ؟ میں ٹھنڈی سانس لیتا ہوں۔ اور اس سے کچھ سکون بھی ہوتا ہے شاید یہ حقیقی معنوں میں کچھ ماورائے طبعی یا عمومی ہوا ہے۔"(۱۵)

دوسرا اس واقعے کے محیر العقول ہونے اور جو خفیف مخفی کے خوف زدہ ہونے کی اصل وجہ یہ ہے کہ خفیف مخفی اپنے پرانے گھر کے کتابوں کے کمرے میں اٹل حسن کے گلدان کو موجود پاتا ہے جو اس پراسرار دنیا میں اس کے ہاتھ میں موجود ہوتا ہے۔ حالاں کہ وہ کمرہ تین مہینوں سے بند ہوتا ہے کافی عرصے سے یہ کمرہ استعمال نہ ہونے کی وجہ سے ان کتابوں پر گرد کی تہ جمی ہوتی ہے۔ لیکن اس لازوال حسن کے گلدان پر کوئی گرد نہیں ہوتی اور اس کے اندر وہ سکہ بھی موجود ہوتا ہے جس کو پراسرار دنیا میں اُلیہ اپنے چونچ میں دبا کر لے گئی تھی۔ کمرے میں گلدان کے موجودگی اور وہ سکہ یہ ثابت کرتے ہیں کہ یہ محیر العقول واقعہ رونما ہوا تھا۔ تب وقت کی حقیقت اور ماہیت مخفی کو شدید خوف اور تحیر میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

ناول میں ماورائے عمومی واقعات سے خوف کی ایک صورت یہ بھی پائی جاتی ہے کہ جب خفیف مخفی کی اپنی زندگی میں کوئی ESP مظہر سامنے آتا ہے تو اس کا پہلا تاثر خوف کا ہوتا ہے۔ حالاں کہ ماورائے عمومی محقق ہونے کے ناطے اس کو ان واقعات سے خوف زدہ نہیں ہونا چاہیے کیوں کہ وہ تو خود ان واقعات کو ثابت کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔ لیکن جب وہ واقعات حقیقت میں رونما ہوتے ہیں تو خفیف مخفی پر خوف کی وجہ سے عجیب بے چینی طاری ہوتی ہے

جیسے ماورائے نفسیات کے شعبے میں ٹیلی پیتھی ایک اہم مظہر ہے۔ٹیلی پیتھی جذباتی طور پر ایک دوسرے سے وابستہ افراد کے درمیان ہوتی ہے۔اس سے مراد کسی ایک شخص کے ذہنی خیالات کسی حسی ذرائع کا استعمال کیے بغیر دوسرے شخص کے ذہن میں منتقل کرنا ہے۔یعنی یہ دو افراد کے درمیان خیالات کی ترسیل ہے۔محکم دین اور خفیف مخفی عرصہ دراز سے ایک دوسرے کے ساتھ ہیں۔اس لیے وہ ایک دوسرے سے جذباتی طور پر وابستہ بھی ہیں۔ایک دوسرے کے مزاج سے واقف بھی ہیں اس لیے ان کے درمیان بھی خیالات کی ترسیل ہوتی ہے۔خفیف مخفی اپنے اہلیہ کے لیے جو باتیں خط میں لکھتا ہے محکم دین کی زبان سے بالکل وہی الفاظ سن کر خفیف مخفی شدید حیرت اور خوف کا شکار ہوتا ہے۔وہ سوچتا ہے کہ یہی تو بالکل میں نے سوچا تو یہ کیسے ممکن ہے اس کو میری سوچ بالکل ہو بہو پتہ چل جائے۔وہ اپنے تاثرات کے بارے میں بیان کرتا ہے کہ :

> "اس کی یہ الفاظ سنتی ہی میرا سر زور سے چکراتا ہے اور آنکھوں کے سامنے جیسے اندھیرا چھانے لگتا ہے۔یہی یہی تو۔۔۔کچھ دیر پہلے یہی تو میں سوچ رہا تھا۔محکم دین اور اکرم کو زبان بنگلے بھیجنے کا کل صبح بھیجنے کا۔۔۔سوچ رہا تھا بلکہ فیصلہ کر لیا تھا۔اور اِس۔۔۔اِس نے خواب میں یہ سب کچھ دیکھ لیا۔یقیناً میرے تاثرات میں تبدیلی اتنی نمایاں ہے کہ محکم گھبرا کر پوچھتا ہے۔کیا ہوا مخفی تیری طبیعت تو ٹھیک ہے"۔(۱۶)

اسی طرح خفیف مخفی جب کسی واقعے کے بارے میں خود سے من گھڑت بات کہہ دیتا ہے تو وہ بھی بالکل ویسے ہی سچ ثابت ہوتی ہے۔ان حالات کو دیکھ کر وہ اپنی بات سچ ہونے کی وجہ سے خود خوف زدہ ہوتا ہے کہ کیسے اس نے مستقبل کو پہلے سے دیکھ لیا۔مستقبل کے بارے میں ایک آدھ بات کا ٹھیک ہونا تو اتفاقاً ہو سکتا ہے، لیکن مکمل طور پر اور متعدد بار ایک باتوں کا سچ ہونا ممکنات نہیں۔اس لیے وہ اپنی ذہنی حالت اور اپنے ماورائے عمومی صلاحیتوں کی وجہ سے حیرت و خوف کا شکار ہوتا ہے۔

جن بھوت یا دوسری مخلوقات کے ذریعے بظاہر خود بخود کپڑوں میں آگ لگ جانا، ریڈیو محل میں شام کے وقت شیری غزل کی آمد سے خود بخود بتیوں کا جلنا بجھنا، الماریوں میں برتنوں کا کھڑکنا، نیلے کمرے میں خود دھوئیں کا بھر جانا، آگ کا لگنا، خون کے قطرے گرنا جیسے محیر العقول واقعات سے بھی ناول میں خوف پیدا کیا گیا ہے۔

ہ۔ **اتفاقات سے پیدا ہونے والا خوف:**

اتفاقات سے مراد ایسے واقعات ہیں جن میں ظاہری وجہ سے کوئی مماثلت نہیں ہوتی بلکہ یہ غیر متوقع طور پر معنی خیز انداز میں رُونما ہو جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کوئی اپنے دوستوں کے درمیان روڈ ایکسیڈنٹ کا ذکر کرتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اتفاقیہ طور پر ان میں سے کسی کا ایکسیڈنٹ ہو جائے اور اس طرح کی کوئی اور بات اس شخص کی اتفاقی طور پر سچ ثابت ہو جائے تو اس کے دوست محض چند اتفاق کی وجہ سے ان کو غیر معمولی صلاحیتوں کا حامل سمجھنے لگتے ہیں اور اس کی کہی ہوئی باتوں سے خائف بھی رہتے ہیں۔

اتفاقات سے خوف زدہ ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ واقعات بار بار ہی جنم لیں۔ اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ انسان اس ہونے والے اتفاق کی ظاہری وجہ نہیں جان پاتا، یا وہ اس کے لیے انتہائی غیر متوقع ہوتی ہے، یا اس میں کسی قسم کی مماثلت دکھائی دیتی ہے اس لیے وہ ان کو غیر معمولی سمجھ کر خوف زدہ ہوتا رہتا ہے۔

جیسے ناول میں موسیوں لافاں اور مخفی سانپوں کی ہی بات کرتے ہیں کہ " سانپ انسان کا ازلی دشمن ہے "(۱۷) اور عین اس وقت درخت میں سے بہت بڑا سانپ اتفاقیہ طور ان کے سامنے گر جاتا ہے۔ وہ اس اتفاق سے شدید خوف میں مبتلا ہوتے ہیں کہ کیسے سانپ کو دشمن کہنے سے ہی وہ ان کے سامنے آیا۔ یہاں تک کہ موسیوں لافاں اس واقعے کی ماورائے عمومی تشریح اس انداز میں کرتے ہیں کہ کوئی معمولی سانپ نہیں تھا بلکہ یہ پچھلے جنم میں انسان رہا ہو گا۔

> "اور پھر ایک اور حیرت انگیز واقعہ ہوا۔ کیوں اور کیسے میں آج تک نہیں سمجھ سکا۔ سانپوں کے بارے میں یہ الفاظ ابھی موسیوں لافاں کے منہ میں ہی تھے اور حاکم دین انعام میں ملنے والی رقم اپنے شلوار کی جیب میں ڈال کر زیپ بند ہی کر رہا تھا کہ ڈھاک کے درخت میں سے کھڑ کھڑاہٹ کی عجیب سے آواز آئی۔ جیسے کوئی چیز نیچے گر رہی ہو اگلے ہی لمحے ہماری آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیل گئیں۔ سیاہ رنگ کا ایک موٹا لمبا سانپ ہم چاروں سے کوئی اٹھ دس فٹ کے فاصلے پر گرنے کے بعد تیزی سے بل کھا رہا تھا اور ویرانے کے سناٹے میں اس کی پھنکار بھی سنائی دے رہی تھی۔"(۱۸)

جب بھی خفیف مخفی اور محکم دین مل کر ماورائے عمومی واقعات کی یادداشت ترتیب دینے کی کوشش کرتے ہیں تو اس وقت اتفاقاً محکم دین کے ساتھ کوئی حادثہ رونما ہوتا ہے۔ وہ ان حادثات کا ذمہ دار اس کام کو ٹھہراتا ہے جس کی وجہ سے اس کے ساتھ کچھ انہونی ہو جاتی ہے۔

ڈاکٹر دلدار قادر بھی یونیورسٹی کے معروف اور پڑھے لکھے سائیکالوجسٹ ہیں۔ وہ خفیف مخفی کے خط کے بعد اتفاقیہ رونما ہونے والے حادثات جیسے اسی دن رات کو چارپائی کا ٹوٹنا، اس کے اگلے دن انٹرویو سے پہلے گاڑی کا خراب ہونا، کپڑوں پر کیچڑ لگنا، انٹرویو کا برا ہونا، مچھلی کے کانٹے کا گلے میں پھسنا کو غیر معمولی سمجھ کر خائف رہنا شروع کرتا ہے۔

یعنی ہمارے معاشرے میں خوف کی ایک صورت اتفاقات کے رہنما ہونے سے بھی پائی جاتی ہے۔ لوگوں کے ساتھ تھوڑا سا معمول سے ہٹ کر کچھ رونما ہوتا ہے یا اس میں کسی قسم کی مماثلت پائی جاتی ہے تو لوگ اس چیز کے بار بار سامنے آنے والے واقعے کو اتفاق نہیں سمجھتے۔ بلکہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اگر بار بار اسی طرح رونما ہو رہا ہے تو بلا سبب نہیں۔ اس کی کوئی غیر معمولی وجہ ہو گی۔ عموماً لوگ چیزوں پر مماثلت کی بنا پر ہونے والے اتفاقات سے خائف ہوتے ہیں اور اس کو غیر معمولی کے زمرے میں ڈال دیتے ہیں۔

و۔ ناول میں ماورائے عمومی واقعات سننے اور پڑھنے سے پیدا ہونے والا خوف:

زیادہ تر انسانوں نے ماورائے عمومی چیزوں کا تجربہ نہیں کیا ہوتا لیکن پھر بھی ان کے دلوں میں سب سے زیادہ خوف ان چیزوں کا پایا جاتا ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ان کے دل میں وہ خوف ماورائے عمومی قصے سننے اور پڑھنے سے پیدا ہوا ہوتا ہے۔ آج کے دور میں ماورائے عمومی مواد پر مشتمل فلمیں اور سیریل اس میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ ماورائے عمومی واقعات پر مبنی تحریروں اور فلموں کے بڑھتے ہوئے رجحان کے بدولت ماورائے عمومی مظاہر پر لوگوں کا یقین بڑھتا جا رہا ہے۔ ہمارے لاشعور نے ان چیزوں کو قبول کر لیا ہے اور جیسے ہی اس قسم کا کوئی غیر معمولی واقعہ ہماری زندگی میں رونما ہوتا ہے تو سب سے پہلے ہمارا ذہن اس کی شناخت ماورائے عمومی واقعے کے طور پر کرتا ہے۔

خفیف مخفی ماورائے عمومی محقق ہونے اور ان مظاہر پر پختہ یقین رکھنے کی وجہ سے کسی بھی واقعے کے رونما ہونے کے بعد سب سے پہلے اس کے غیر معمولی پہلو پر غور و فکر کرتا ہے۔ وہ کرٹل کلکڑی کے مقام پر وہاں کے لوگوں سے

مندری اور تھیوا کے جادوئی واقعات کے بارے میں سنتا ہے تو جیسے ہی رات کو کمرے کی کھڑکی بجنے لگتی ہے تو اس کی عمومی پہلو پر غور کرنے کے بجائے فوراً اس کو غیر معمولی تصور کرتا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ مندری اور تھیوا کو اپنی غیر معمولی صلاحیتوں کی بنا پر ہمارے آنے کی اطلاع ملی ہو۔ وہ ہمارے اقدامات سے روکنے کے لیے ڈرانے کی کوشش کر رہے ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ کھڑکی کے باہر وہ ہوا میں معلق ہوں۔ اس خیال پر پختہ یقین ہونے سے اس دوران کھڑکی سے شدید خوف کا شکار ہوتا ہے۔ اور اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ وہ اہل علاقہ کے سنائے گئے قصوں کو لاشعوری طور پر سچ مان لیتا ہے۔ وہ پہلے سے ہی ان سے خائف ہوتا ہے۔ اس لیے اس طرح کے حالات میں سب سے پہلا خیال کسی محیر العقول ہستی کا ہی آتا ہے۔ جسے وہ سوچتا ہے کہ:

> "تو کیا یہ ممکن ہے کہ مندری یا تھیوہ برادران میں سے کسی کو میری آمد کی اطلاع غیر مرئی ذرائع سے ہو چکی ہو۔ اور وہ دونوں بھائی اس وقت باہر وادی کی گہرائی کے اوپر ہوا میں معلق ہو کر کھڑکی کی اس درز میں سے اندر جھانک رہے ہو۔ پیرانارمل دنیا کی تعریف کے کئی باب میرے سامنے کھلنے لگتے ہیں۔ آخر Levition یعنی ہوا میں معلق ہو جانے کے کئی مصدقہ واقعات ماورائے عمومی ہی نہیں عمومی تاریخ کا بھی حصہ ہے۔(۱۹)

اسی طرح محکم دین کے بہنوئی اور بہن نے مندری اور تھیوا کو کبھی دیکھا نہیں ہے اور نہ ہی ان کا اس طرح کے کسی عمل سے واسطہ پڑا ہے۔ لیکن انھوں نے اپنے آس پاس اور بڑے بزرگوں سے ان کا کالا جادو کرنے سے لوگوں کو نقصان پہنچانے کے واقعات سنے ہوتے ہے۔ اس لیے محکم دین جب ان دونوں سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کرتا ہے تو اس کی بہن اور بہنوئی جانے سے منع کرتی ہے وہ محض سنے سنائے قصوں سے ہی خائف نظر آتے ہے کہ کہیں وہ اس کو بھی نقصان نہ پہنچادے۔

محکم دین کی گھر نہ لوٹنے کے بعد خوف کے باعث اس کے رشتہ دار نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی مدد کو نہیں جاتے کیوں کہ وہ سابقہ واقعات کی بنا پر تصور کر لیتے ہیں کہ محکم دین کے ساتھ لازمی کوئی انہونی ہو چکی ہے اور مدد کی صورت وہ خود بھی مصیبت کا شکار ہو سکتے ہے۔ وہ سگے رشتے دار ہونے کے باوجود بھی اس کو بازیاب کرنے کے بجائے مختلف حیلے بہانے کرتے ہیں کہ شاید ان بہانوں سے وہ اس صورت حال کا سامنا کرنے سے بچ جائے۔ ان پر اس قدر

خوف طاری کوتا ہے کہ محکم دین کی بازیابی کے لیے اس مقام تک جانے کی بات کرتے اس منظر کو خفیف مخفی بیان کرتا ہے کہ:

"ایک لمحے کے لیے حاکم دین نے مسکرا کر اکرم ڈرائیور کی طرف دیکھا لیکن اُس کی صرف ایک لمحے کی وہ شیطانی مسکراہٹ مجھے بتانے کے لیے کافی تھی کہ وہ دراصل اکرم کی خوفزدگی سے لطف اندوز ہو رہا ہے اور اسے بتانے /نہ بتانے کی کوشش کر رہا ہے کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں تم نے کل صاحب کو لے کر جانا ہے۔ ہوے بھی ان کی آواز گھگھیا جاتی ہے۔"(۲۰)

خفیف مخفی خود اس بات سے اچھی طرح آگاہ ہے کہ لوگ ماورائے عمومی واقعات کی سننے سے بھی خوف زدہ ہوتے ہیں۔ اس خوف کو استعمال کرتے ہوئے ان سے کچھ بھی منوایا جا سکتا ہیں۔ وہ ماورائے عمومی مظاہر پر تحقیقات شائع کرنے والے دونوں جریدوں کے ایڈیٹرز کو ان کے ذات کے حوالے سے ماورائے عمومی قصے سناتا ہے تاکہ وہ ایک دوسرے کے خوف کے زیر اثر ہی سہی احترام کریں اور اس کا مطلوبہ کام انجام تک پہنچے۔

مجموعی طور پر دیکھا جائے تو خوف انسان کا بنیادی اور فطری جذبہ ہے جو انسان کے آفرانیش سے ہمارے سماج میں مختلف صورتوں میں موجود ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ سب انسان ایک ہی طرح کے خوف میں مبتلا ہو، بلکہ ہر انسان اپنے سابقہ معلومات اور تجربے کے مطابق مختلف صورتحال سے خوف ذدہ ہوتا ہے۔ دیکھا جائے تو آج کے دور میں خوف کے مختلف صورتوں میں ماورائے عمومی خوف کا چلن زیادہ ہیں۔ اس ناول میں بھی ماورائے عمومی خوف کے مختلف صورتوں جیسے اساطیری خوف، جادو کا خوف، محیر العقول واقعات کا خوف، محیر العقول ہستیوں کا خوف اور اتفاقات کے خوف کو بیان کیا گیا ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ جوئیکی کیرل اوٹس، (Joyce Caral Oates) ”The Aesthetic of Fear" مشمولہ Salmagundai، ش ۱۲۰، (۱۹۹۸ء): ص ۱۷۶۔

۲۔ اے۔ ایس ہارن بی (A S Hornby)، Oxford advanced learner,s dictionary (لندن: آکسفورڈ یونی ورسٹی پریس، ۱۹۴۸ء)، ص ۱۰۶۵۔

۳۔ Paranormal، https://uc.xyz/1E9wee?pub=link، بتاریخ جون ۲۰۲۶ء بوقت ۱۰:۲۵۔

۴۔ مجاہد جتوئی، کلام فرید میں اساطیری حوالے، https://www.girdopesh.com/khawaja-fareed-ganj-shakar/، بتاریخ ۶ جون ۲۰۲۶ء۔

۵۔ آزاد دائرۃ المعارف، ویکیپیڈیا، زحل نجوم میں،

https://ur.m.wikipedia.org/wiki/%D8%B2%D8%AD%D9%84_%D9%86%D8%AC%D9%88%D9%85_%D9%85%DB%8C%DA%BA بتاریخ ۶ جون ۲۰۲۶ء۔

۶۔ مرزا اطہر بیگ، خفیف مخفی کی خواب بیتی بھیانک ماورائے عمومی (Paranormal) واقعات پر مبنی یادداشتیں (لاہور: الحمد پبلی کیشنز، ۲۰۲۲ء)، ص ۱۴۔

۷۔ ایضاً، ص ۱۵۔

۸۔ ایضاً، ص ۵۱۵۔

۹۔ ایضاً، ص ۵۲۶۔

۱۰۔ magic، https://www.dictionary.com/browse/magics بتاریخ ۶ جون ۲۰۲۶ء۔

۱۱۔ مرزا اطہر بیگ، خفیف مخفی کی خواب بیتی بھیانک ماورائے عمومی (Paranormal) واقعات پر مبنی یادداشتیں (لاہور: الحمد پبلی کیشنز، ۲۰۲۲ء)، ص ۳۴۲۔

۱۲۔ ایضاً، ص ۲۲۶۔

۱۳۔ ایضاً، ص ۱۲۴۔

۱۴۔ ایضاً، ص ۴۵۹۔

۱۵۔ ایضاً، ص ۶۹۵۔

۱۶۔ ایضاً، ص ۷۴۰۔

۱۷۔ ایضاً، ص ۸۹۔

۱۸۔ ایضاً، ص ۸۹۔

۱۹۔ ایضاً، ص ۳۴۵۔

۲۰۔ ایضاً، ص ۳۵۹۔

References

1. Joyce Carol Oates, “The Aesthetic of Fear,” *Salmagundi*, No. 120 (1998), p. 176.
2. A. S. Hornby, *Oxford Advanced Learner's Dictionary* (London: Oxford University Press, 1948), p. 1065.
3. *Paranormal*, https://uc.xyz/1E9wee?pub=link, accessed June 2026 at 10:25.
4. Mujahid Jatoi, *Kalam-e-Fareed Mein Asateeri Hawalay*, https://www.girdopesh.com/khawaja-fareed-ganj-shakar/, accessed 6 June 2026.
5. Azad Dairat-ul-Maarif (Wikipedia), “Zuhal Nujoom Mein,” https://ur.m.wikipedia.org/wiki/%D8%B2%D8%AD%D9%84_%D9%86%D8%AC%D9%88%D9%85_%D9%85%DB%8C%DA%BA, accessed 6 June 2026.
6. Mirza Athar Baig, *Khafeef Makhfi ki Khwab Beeti: Bhayanak Mawa-Ra-e-Umumi (Paranormal) Waqiat par Mabni Yaddashtain* (Lahore: Al-Hamd Publications, 2022), p. 14.
7. Ibid., p. 15.

8. Ibid., p. 515.

9. Ibid., p. 526.

10. "Magic," https://www.dictionary.com/browse/magics, accessed 6 June 2026.

11. Mirza Athar Baig, *Khafeef Makhfi ki Khwab Beeti: Bhayanak Mawa-Ra-e-Umumi (Paranormal) Waqiat par Mabni Yaddashtain* (Lahore: Al-Hamd Publications, 2022), p. 342.

12. Ibid., p. 226.

13. Ibid., p. 124.

14. Ibid., p. 459.

15. Ibid., p. 695.

16. Ibid., p. 740.

17. Ibid., p. 89.

18. Ibid., p. 89.

19. Ibid., p. 345.

20. Ibid., p. 359.